الحمد للہ والمنۃ

مجموعۂ رسائل

عقیدۂ شریفہ
المعیار
لبعض الآیات
مکتوب ملتانی

مؤلفات

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایت رضی اللہ عنہ خلیفہ دوم

حضرت امام مہدی موعود علیہ السلام

منجانب: دارالاشاعت کتب سلف صالحین جمعیۃ مہدویہ

واقع دائرہ زمستان پور مشیر آباد حیدر آباد آندھرا پردیش

بار اول سنہ ۱۴۱۲ھ

ہدیہ ۱۰ روپے

مطبوعہ اعجاز پریس

تعداد ایک ہزار

کتابت: سید موسیٰ ید اللہی

(معاونین کو بلا ہدیہ)

۳.	نبی صلعم کے بعد خلافت حضرات ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، عارؓ، مہدیؑ اور عیسیٰؑ کیلئے ہے	۵۰
۴.	نبی صلعم کے بعد امامت مہدیؑ اور عیسیٰؑ کے لئے ہے۔	۵۰
۵.	دافع ہلاکت امت، حضرات رسول اللہؐ، مہدی موعودؑ اور عیسیٰ روح اللہؑ ہیں	۵۰
۶.	حضرات مہدیؑ و عیسیٰؑ وحی اور حجت کے ذریعہ مخلوق کو دعوت دیں گے	۵۰
۷.	بیّنہ ایک نور ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے قلب میں ڈال دیتا ہے۔	۵۱
۸.	بصیرت، چشم قلب سے حق کو دیکھنے کا نام ہے۔	۵۱
۹.	مہدی اپنے تمام احوال افعال اور اقوال میں آنحضرتؐ کی پیروی وحی کے ذریعہ کرے گا دوسرا اخبار کے ذریعہ کرے گا۔	۵۱
۱۰.	افمن کان علی بینۃ کی تفسیر	۵۳
۱۱	فسوف یاتی اللہ بقوم کی تفسیر	۵۴
۱۲.	حضرت مہدیؑ نبیؐ کی ولایت کے مظہر تھے۔	۵۴
۱۳	مہدیؑ رسول اللہؐ کے تمام صفات ظاہری و باطنی سے موصوف اور تمام اسماء الہیہ کا مظہر ہوگا	۵۵

فہرست مضامین مکتوب ملتانی

۱.	پیغمبر اسلئے بھیجے گئے کہ شریعت کو مخلوق پر ظاہر کریں اور شریعت جسم سے تعلق رکھتی ہے	۴
۲.	پیغمبروں کی طرح آنحضرت صلعم کی ولایت ظاہر کرنے کیلئے ایک ولی کامل کی ضرورت تھی	۴
۳.	ولایت آنحضرت صلعم کے ظہور کا مرتبہ خاص خاتم ولایت کا ہے	۵
۴	آنحضرتؐ کی ولایت مانند آفتاب اور نبوت مانند مہتاب، انبیاء و اولیا منازل کے مثل ہیں	۵
۵.	حضرت آدمؑ سے دین کی صبح ہوئی اور آنحضرت صلعم کے وقت استوا ہوا وین کا دن پورا ہوا۔	۵
۶.	آنحضرتؐ نے اس عالم سے سفر فرمایا تو فیض ولایت مہدیؑ میں ظاہر ہونے کیلئے باقی رہا	۶
۷	محققین نے حضرت مہدیؑ کو خاتم ولایت مصطفےٰ لکھا ہے اور آپؑ کا ظہور قیامت سے پہلے ہوگا۔	۶.
۸	ظہور مہدیؑ کے بغیر تمام امت کی نجات نہ ہوگی۔	۷

۹. حضرت مہدی موعودؑ کے زمانے میں حق تعالیٰ کا فیض اہل عالم کو پہنچے گا۔ ۸

۱۰. انبیاءؑ کے بھیجنے میں حکمت وہی ہے کہ ان کے ذریعہ لوگوں کو خدا کی توحید و
معرفت حاصل ہو۔ ۱۰

۱۱ حضرت مہدیؑ کے اصحاب کا ذکر احادیث میں۔ حدیث ابوذرؓ۔ ۱۱

۱۲. احادیث مطابق حضرت مہدی موعودؑ۔ یہ حدیثیں متواتر ہیں۔ ۱۳.

۱۳ مہدیؑ، نبیؐ کی شریعت کا اتباع کرنے والے ہیں اور نئی شریعت لانیوالے نہیں ہیں۔ ۱۸

۱۴. فقہا امام مہدیؑ کے دشمن ہوں گے۔

۱۵ آیات قرآنیہ؛ ثم ان علینا بیانہ۔ افمن کان علی بینۃ من ربہ ۱۹

۱۶ " قل ھذہٖ سبیلی ادعوا، قل ای شیٔ اکبر شہادۃ الخ، واوحی الی ھذا القرآن ۲۰
فان حاجوک فقل؛ وکذٰلک اوحینا الیک۔ ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا الخ (۲۱)

۱۷. آیت قرآن۔ انّ فی الخلق السمٰوات الخ ھوالذی بعث فی الاُمّیین

۱۸ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اشعار۔ ۲۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

مکتوبِ ملتانی

از خلیفۂ دوم حضرت مہدی موعودؑ حضرت بندگی میاں سید خوندمیر

صدیق ولایت سید الشہداء رضی اللہ عنہ

اِلتماس

مصدقان حضرت امامنا بندگیمیراں سید محمد جونپوری مہدی موعود خلیفۃ اللہ خاتم ولایت محمدی مراد اللہ صلی اللہ علیہما وسلم پر واضح ہو کہ حضرت بندگیمیاں سید خوندمیر صدیق ولایت سید الشہداءؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس مکتوب کا نام مکتوب ملتانی ہونے کا سبب حضرت بندگی میاں سید روح اللہؒ نے اپنی کتاب پنج فضائل میں بیان فرمایا ہے جب کہ بندگی میاںؓ حج کے ارادے سے روآنہ ہوئے تو اسی سفر میں ایک مقام پر ایک چرواہے نے میاںؓ کو دیکھا اور نزدیک آکر کہا "تو کز ناریا تو اوتار" میاںؓ نے جواب میں فرمایا "بیا بندہ اے میاں حاجی"، ترجمہ: آؤ اے میاں حاجی بس وہیں سے ان کا حال و قال بدل گیا پھر تصدیق و تلقین سے مشرف ہو کر میاں حاجی نے بندگیمیاںؓ سے معروضہ کیا کہ آپ یہاں تھوڑی دیر ٹھہریں تو میں یہ بکریاں جن کی ہیں ان کو دے کر آپ کے ہمراہ چلتا ہوں میاںؓ نے فرمایا جاؤ دے کر آؤ میاں حاجی اپنے وعدہ کے مطابق واپس آکر بندگیمیاںؓ کے ہمراہ روآنہ ہوئے حج سے واپس آنے کے بعد کچھ عرصہ حضرت کی خدمت میں رہ کر فیضیاب ہوئے پھر بندگیمیاںؓ نے ان کو یہ مکتوب دے کر ملتان، روآنہ کیا وہاں انھوں نے اس مکتوب کے ذریعہ دین مہدیؑ کی تبلیغ کی اور دعوت الی اللہ فرماتے رہے اور بہت سارے لوگ وہاں ان سے فیض یاب ہوئے (خلاصہ عبارت پنج فضائل مطبوعہ صفحہ ۵۹)۔ اسی وجہ سے یہ مکتوب مکتوب ملتانی کے نام سے مشہور ہوا نیز نقل ہے کہ ہمایوں بادشاہ دہلی نے اس مکتوب کو آب زر سے لکھوا کر اپنے مطالعہ کے لئے رکھا تھا اس کی نسبت حضرت بندگی میاں سید قاسم مجتہد گروہؒ نے رسالہ اسامی مصدقین میں تحریر فرمایا ہے کہ ہمایوں ساکت اور مائل بہ تصدیق تھا اور اس کے دو بھائی ہندال اور کامران حضرت مہدی علیہ السلام کی تصدیق سے مشرف ہوئے (الخ اسامی مصدقین مطبوعہ صفحہ ۱۹)۔

۳۵

اس مکتوب اور رسالہ اسامی مصدقین دونوں کو اردو ترجمہ اور ضروری حواشی کیساتھ تقریباً پینتیس سال قبل حضرت مولوی سید محمود صاحب اہل دائرہ نو نے بعض مخیر اصحاب کے اہتمام سے چھپوایا تھا یہ مطبوعہ نسخے بھی اب کمیاب ہیں بنا بریں اس فقیر نے مکتوب ہذا کے مطبوعہ نسخہ کا ایک قلمی نسخہ سے مقابلہ کرنے کے بعد اس کی

تصحیح اور ترجمہ کا کام انجام دیا ہے تاکہ معاونین دارالاشاعت ہذا اور دیگر شایقین اس کے مطالعہ سے مستفید ہوں

واللہ الموفق والمعین

فقط

المرقوم ۱۲ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۸۳ھ

راقم

(فقیر حقیر سید خدا بخش رشدی مہدوی)

(حضرت مولانا مولوی سید خدا بخش رشدی مہدوی رح)

برائے ایصال ثواب

الحاج حضرت سید خوندمیر صاحب

تشریف اللّٰھی مرحوم ومغفور

منجانب فرزندانِ مرحوم

مکتوب ملتانی

هُوَالْهَادِیْ

یهدی من یشاء الی صراط مستقیم من یهد الله فهو المهتد ومن یضلل فلن تجد له ولیا مرشدا. الحمد لله الذی هدانا لهذا (المهدی) وما کنا لنهتدی لولا ان هدانا الله لقد جاءت رسل ربنا بالحق رب یسر.

بسم الله الرحمن الرحیم

وبه نستعین

الوعا[1] المختوم علی السر المکتوم حمدت الٰهی والمقام عظیم، فابدی سرورا والفوائد کظیم وما عجبی من فرحتی کیف قرنت بترحة قلب حل فیه عظیما وامکننی من کشف بحر وجوده عجبت بقلبی والحقائق هیم، فذاک الذی ابدا من النور ظاهر علی صدف الاجسام لیس یقیم، وما عجبی من نور جسمی وانما عجبت بنور القلب کیف یدایم فان کان

ترجمہ مکتوب ملتانی

وہی ہدایت کرنے والا ہے.

(اللہ تعالیٰ) جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ دکھاتا ہے جسے اللہ ہدایت دے وہی راہ پر آوے اور جسے گمراہ کرے تو نہ پائیگا تو اس کا کوئی رفیق راہ پر لانے والا شکر ہے اللہ کا جس نے ہم کو اس (مہدی علیہ السلام) کا راستہ دکھایا اور ہم نہ تھے راہ پانے والے اگر ہدایت نہ کرتا ہم کو اللہ بیشک آئے ہمارے پروردگار کے رسول حق لے کر. اے پروردگار آسان کر میرے لئے اس تحریر کو.

شروع کرتا ہوں میں نام سے اللہ کے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے.

اور اسی پر میرا بھروسہ ہے.

مہر کردہ لفافہ مشتمل بر راز سربستہ (مفہوم اشعار منظوم).

میں ہوں حمد خدا میں اور مقام حمد برتر ہے اسی سے خوش ہوں پر قاصر بھی بس بوجھ دل پہ ہے. تعجب ہے مجھے فرحت پہ اپنی ہے قریں کیوں کر دل غم دیدہ سے جس میں نزول غم فزوں تر ہے کیا ہے مجھ پہ ممکن کشف اپنے بحر ہستی کا حقایق کا تلاطم یہ حیرت خیز منظر ہے وہی ہے ہمیشہ نور سے اپنے ہویدا ہے صدف پر جسم کے ٹھیرے نہ نور اوس کا وہ گوہر ہے

[1] یہ نظم شیخ اکبر محی الدین عربی رح کی ہے جو شیخ کے رسالہ عنقا مغرب کی ابتدا میں مرقوم ہے اس سے ان اشعار کا مقابلہ کیا گیا اور بعض الفاظ کی صحت کی گئی جو سہو کتابت سے بدل گئے ہیں چنانچہ الٰہی کی جگہ الالٰهی فابدی کی جگہ فابدا، وعلی صدف کی جگہ علی صدف ذاتی ربی کی جگہ فوائد ربی مکتوب ہذا میں انور امکنی کی جگہ بکشنی فذاک کی جگہ کذالک، یدم کی جگہ مریم فاسترنی کی جگہ فاسیر رسالہ مذکورہ میں مرقوم ہے پس بلحاظ لغت و قواعد لفظ صحیح درج متن مکتوب کیا گیا اور اسی کے مطابق مفہوم ہر شعر کا اردو میں لکھا گیا ہے، اور آٹھواں شعر جو صورتاً مختلف ہے رسالہ مذکورہ میں یوں مرقوم ہے تعالیٰ وجود الذات عن نیل علمنا + به عنه فصلی والفعال قدیم اس کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ ہم اپنے علم سے ذات خدا کو پا نہیں سکتے + اسی سے ہوں جدا اس سے سدا یہ بات اظہر ہے (واللہ اعلم بالصواب) (مترجم)

عن کشف و مشهور رؤیة فنور تجلیه مقیم
تفطنت فاسبر علة الامر یا فتی فهل
رای خلق بالعلیم علیم تعالی وجود الذات
عن نیل عامه به عهد فضلی والفضیل
قدیم فرایق ربی قد اتانی محمد بتعیین
ختم الاولیاء کریم۔

اشارت بدین داد که از رسول اللہ صلعم خبر آمده است به تعیین الاولیاء گفته اند بعث رسل در حکمت ارحم الراحمین واجب است زیرا که واجب الوجود را بر بندگان فرمان لازم است واگر حق تعالیٰ و تقدس بے واسطه بالبشر سخن گوید بشر را طاقت و قوت نبود پس از جنس البشر شخصے باید که آں فرمان ها را بخلق برساند پیغمبران برائے ایں مبعوث اند که شریعت را بر خلق اظهار کنند تا آں شریعت سبب نظام عالم و مصالح بنی آدم بود تا احکام ظاهری که تعلق بقالب دارد مستحکم گردد و استحکام آں بغیر تصدیق و اخلاص قلب از محالات است و همه علماء مرضیه الاقوال و صلحاء پسندیده افعال اتفاق بریں کرده اند که چونکه بعث رسول در حکمت ارحم الراحمین واجب است همچناں بعث شخصے ولی کامل که مظهر ولایت رسول و حامل اثقال مملکت او باشد لازم است تا احکام اصول بواسطهٔ او ظاهر شود و اسرار حقیقت در عالم شریعت بیان فرماید و در همه احکام متابعت رسول کند و تمام ظاهر و باطن نسبت با رسول دارد که بکل نبی نظیر من امته

نہیں مجھ کو تعجب جسم نورانی پہ کچھ اپنے تعجب نورِ قلبی پر ہے قائم یہ بھی کیوں کر ہے۔ اگر ہے کشف سے اور مخزن خاص ولایت سے تو نورِ تجلی حق دل پہ پھر قائم مقرر ہے ہوا آگاہ حقیقت سے تو کر علت کا اندازہ کہ رائے خلق کیا دانائے علمِ ذات برتر ہے وجودِ ذاتِ حق علم میں آنے سے بالاتر کیا ہے مجھ سے جو عہد علیٰ بخشش کا خوگر ہے خوش قاصد میرے رب کا کہ آیا یہ خبر لے کر کہ ختم الاولیاء کا ہو چکا آنا مقرر اس نظم میں ناظم نے اسی امر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الاولیاء کی تعیین کے بارے میں خبر آئی ہے اور عارفوں نے کہا ہے کہ پیغمبروں کا بھیجنا خداوند ارحم الراحمین کی حکمت میں واجب ہے۔ اس لیے کہ اس مالک واجب الوجود کو اپنے بندوں پر فرمان لازم ہے اگر خدائے پاک و برتر بغیر کسی واسطہ کے بشر سے کلام کرے تو ہر فرد بشر کو اس کے سننے کی تاب و طاقت نہیں پس جنس البشر سے ایک ایسا شخص چاہیے کہ وہ خدا کا فرمان خلق کو پہنچائے تمام پیغمبر اسی لئے مبعوث ہوئے کہ شریعت (قانون الٰہی) کو خلق پر ظاہر کریں تاکہ وہ شریعت عالم کی آراستگی اور اولاد آدم کی صلاح و فلاح کا سبب بنے اور احوال ظاہری جو قالب یعنی جسم سے تعلق رکھتے ہیں مستحکم ہوں اور اون کا استحکام تصدیق اور اخلاص قلبی کے بغیر محالات سے ہے اور تمام علماء پسندیدہ اقوال اور صالحین ستودہ افعال نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ جیسا کہ ارحم الراحمین کی حکمت میں پیغمبروں کی بعثت واجب ہوئی ویسا ہی ایک شخص ولی کامل کا مبعوث ہونا بھی لازم ہوا جو کہ رسول اللہ صلعم کی ولایت کا مظہر اور آپ کی مملکت کے اثقال کا حامل ہو تاکہ احکام اصول اوس کے واسطہ ظاہر ہوں اور اسرار حقیقت کو عالم شریعت میں بیان فرمائے اور تمام احکام میں رسول اللہ صلعم کی متابعت کرے اور تمام ظاہر و باطن میں نسبت رسول اللہ کے ساتھ رکھتا ہو چنانچہ مقرر ہے کہ ہر نبی علیہ السلام کے لئے اوس کی

صاحب گلشن راز می فرماید

ز ہر سایہ کہ اول گشت حاصل
در آخر شد یکے دیگر مقابل
کنوں ہر عالمے باشد ز امت
رسولے را مقابل در نبوت

وایں مرتبہ ہمہ اولیاء را نباشد کہ ایشاں را فیض از ولایت مطلقہ می رسد بلکہ ایں مرتبہ خاص خاتم ولایت است کہ ولایت مقیدہ در ذات او ظاہر شود کہ ہمہ سالکان راہ حق وجویندگان ذات مطلق نور محمدی اول ما خلق اللہ نوری . را در دو وجہ ثابت کردہ اند یکے ولایت دوم نبوت وہر دو وجہ را تمثیل با آفتاب ومہتاب می آرند ولایت را تمثیل با آفتاب میدہند ونبوت را بمہتاب وہمہ انبیاء واولیاء را منازل داشتہ اند مثنوی گلشن

بود نور نبیؐ خورشید اعظم
گہ از موسیٰؑ پدید وگہ ز آدمؑ

ومی گویند کہ از آدمؑ صبح دین شد واز مصطفےٰؐ استوا شد وروز دین گشت .

مثنوی .

نبوت را ظہور از آدمؑ آمد
کمالش در وجود خاتم آمد
زمان خواجہ وقت استوا بود
کہ از ہر ظل وظلمت مصطفیٰ بود

کہ حق تعالیٰ سوگند می خورد والنہار اذا تجلّٰی . چوں سیر آفتاب در منزل

ایک نظیر ہے اس کی امت سے صاحب گلشن راز فرماتے ہیں

(مفہوم ابیات) اسی کے ہے ہر اک پرتو کا حاصل
بالآخر ایک کا دیگر مقابل
ہے اب ہر عالم (کامل) از امت
مقابل اک نبیؐ کا در نبوت

اور یہ مرتبہ (مظہر ولایت رسول اور حامل اثقال مملکت رسولؐ ہونا) تمام اولیاء کے لئے نہیں جن کو فیض ولایت مطلقہ سے پہنچا ہے بلکہ یہ مرتبہ خاص خاتم ولایت کا ہے کہ ولایت مقیدہ اوس کی ذات میں ظاہر ہوتی ہے چنانچہ تمام راہ حق کے چلنے والوں اور ذات مطلق کے ڈھونڈنے والوں نے نور محمدی کی جس کی تعریف میں فرمان رسولؐ ہے اول ما خلق اللہ نوری (سب سے پہلی چیز جس کو اللہ نے پیدا کیا میرا نور ہے) دو وجہیں ثابت کی ہیں ایک ولایت دوسری نبوت اور دونوں وجہوں کی تمثیل میں آفتاب اور مہتاب کو لاتے ہیں ولایت کو آفتاب سے تمثیل دیتے ہیں اور نبوت کو مہتاب سے اور تمام انبیاء اور اولیاء کو منازل قرار دیتے ہیں چنانچہ مثنوی گلشن راز میں ہے .

(مفہوم بیت)

نبیؐ کا نور ہے خورشید برتر
کبھی موسیٰؑ کبھی آدمؑ سے ظاہر .

اور بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدمؑ سے دین کی صبح ہوئی اور حضرت مصطفےٰؐ سے وقت استوا (نصف النہار) ہو کر دین کا دن پورا ہوا چنانچہ مثنوی میں ہے ۔

(مفہوم ابیات)

نبوت نے ظہور آدم سے پایا ٭ کمال اوس کا ہے خاتم سے ہویدا
نبیؐ کا عہد وقت استوا تھا ٭ کہ تھا ہر ظل و ظلمت سے مصفا

مصطفےؐ مستوی شد و کمال ظہور کرد فیض او بر
عالمیان تمام رسید و ہر قابلے بہرۂ خود برد
باز در زوال آمد و دورے دگر کرد.

— مثنوی —

ولایت بود باقی تا سفر کرد
چو نقطہ در جہاں دور دگر کرد

اشارات بریں می کنند کہ چوں مصطفےؐ از
عالم سفر کرد فیض ولایت او باقی ماند کہ
در ذات مہدیؑ ختم شود و دور نقطہ
در و تمام گردد

مثنوی

ظہور کل او باشد بخاتم
بدو یابد تمامی دور عالم
وجود اولیاء او را چو عضو اند
کہ او کل است واللہ ہمچو جز و آنز

القصہ ہمہ اہل حقیقت اتفاق بریں کردہ
کہ ولایت مصطفےؐ در ذات مہدیؑ ختم شود۔
و او را خاتم ولایت مصطفےؐ گفتہ اند و ظہور
او پیش از قیامت ثابت داشتہ اند و
گفتہ اند تا آنکہ ظہور مہدیؑ نہ شود ظہور ولایت
محمدؐ تمام نگردد اگرچہ ولایت در ذات
او بود اما پوشیدہ بود با ظہار کردن آں
رخصت نیافت و مامور با ظہار شریعت بود پس
آں حسنہ ولایت محمدیؐ باقی ماندہ بود تا آنکہ

چنانچہ حق تعالیٰ قسم کھاتا ہے والنہار اذا تجلی
اور قسم دن کی جب کہ وہ روشن ہو۔ اسی وقت استوا
کی طرف اشارہ حق تعالیٰ کی قسم میں ہے) جب آفتاب کی
سیر منزل مصطفوی میں استوا کو پہنچی اور اس کا ظہور
بدرجہ کمال ہوا اور اس کا فیض تمام اہل عالم کو پہنچا اور
ہر قابل نے اپنا بہرہ لیا تو پھر آفتاب ڈھلا اور اس نے
اپنا دوسرا دور شروع کیا مثنوی (مفہوم بیت)

ولایت تھی جو باقی ہو کے سایر
کیا دور دگر جوں نقطہ دایر

اشارہ اس امر کی طرف کرتے ہیں کہ جب مصطفےؐ نے
عالم سے سفر فرمایا تو آپؐ کی ولایت کا فیض ظاہر ہوتا
باقی رہا تاکہ ذات مہدیؑ میں ختم ہو اور دور نقطہ ولایت
اسی فیضان میں تمام ہو۔ (مثنوی مفہوم ابیات)

ہے مظہر کل ولایت کا جو خاتم
مکمل اوس سے ہوئے دور عالم
ہیں جملہ اولیاء جوں اوس کے اعضاء
کہ وہ کل اور وہ سب ہیں اوس کے اجزا۔

الحاصل تمام اہل حقیقت نے اس بات پر اتفاق
کیا ہے کہ ولایت مصطفےؐ ذات مہدیؑ میں ختم ہو گی
اور سب محققین نے حضرت مہدیؑ کو خاتم ولایت
مصطفےؐ کہا ہے اور آنحضرتؐ کا ظہور قیامت سے پیشتر
ثابت کیا ہے اور کہا ہے کہ جب تک مہدیؑ کا ظہور نہ
ہو ظہور ولایت محمدؐ تمام نہ ہوگا اگرچہ ولایت حضرت
محمد مصطفےؐ کی ذات میں بھی لیکن پوشیدہ تھی اوس
کو ظاہر کرنے کی آنحضرتؐ نے اجازت نہ پائی بلکہ آپؐ
اظہار شریعت پر مامور تھے پس وہ حسنہ ولایت محمدیؐ

ظہور مہدیؑ او در ذات او ختم شود،
کما قال صاحب الفتوحات) انہ مادام
ظاهرا بالشریعة فی مقام الرسالة لم یظهر
ولایتہ بالاحدیة الذاتیة الجامعة للاسماء
کلها الیوفی اسم الهادی حقہ فبقیت
هذہ الحسنة اعنی ولایتہ باطنة حتی
تظهر فی مظهر الخاتم ولهذا قال
رسول الله صلی الله علیہ وسلم اذکرکم
الله فی اهل بیتی وقد ورد کثیر من الاخبار
عن رسول الله المختار صلعم علی ان خروج المهدیؑ
یکون فی آخر الزمان کما قال علیہ السلام
اولم یبق من الدنیا الا یوم واحد لطول
الله ذلك الیوم حتی یبعث فیہ رجل
من اهل بیتی یواطی اسمہ اسمی۔
و دریں حدیث مصطفی علیہ السلام می فرماید
کہ تا آنکہ مہدیؑ نیاید قیامت قائم نہ شود زیراچہ
مجئی مہدی علیہ السلام در حکمت احکم الحاکمین
واجب است و بغیر ظہور مہدیؑ نجات تمام امت

باقی رہ گیا تھا تاکہ ظہور مہدیؑ ہو کر مہدیؑ کی ذات میں
ختم ہو چنانچہ (صاحب فتوحات نے) کہا ہے کہ آنحضرتؐ
مقام رسالت میں ہمیشہ ظاہر رہے شریعت کے ساتھ
ظاہر نہ فرمایا آنحضرتؐ نے اپنی ولایت کو احدیت ذاتیہ
کے ساتھ جو جامع ہے تمام اسماء الٰہیہ کو کہ پورا کر لیتا اسم
ہادی اپنا حق پس باقی رہ گیا یہ حسنہ یعنی آپ کی ولایت
باطن ہو کر تاکہ ظاہر ہو خاتم کے مظہر میں اور اسی لئے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں تمہیں اللہ کی یاد دلاتا
ہوں میری اہل بیت میں اور بہت سی خبریں رسول مختار
صلی اللہ علیہ وسلم سے آئی ہیں اس باب میں کہ خروج مہدیؑ
آخر زمانے میں ہوگا، چنانچہ فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے
اگر باقی نہ رہے دنیا کی مدت سے مگر ایک ہی دن تو اللہ
تعالی دراز کر دے گا اسی دن کو یہاں تک کہ مبعوث ہو
اس میں ایک شخص میری اہل بیت سے جو میرا ہم نام ہوگا
اس حدیث میں حضرت مصطفے علیہ السلام فرماتے ہیں
جب تک مہدیؑ نہ آئیں قیامت قائم نہ ہوگی اسلئے
کہ مہدی علیہ السلام کا آنا خداوند احکم الحاکمین کی حکمت
میں واجب ہے ظہور مہدیؑ کے بغیر تمام امت کے لئے نجات کی۔

ے حاشیہ صفحہ نمبر ( ) . تمام اہل حقیقت کا اتفاق اس بات پر ہے کہ ولایت مصطفےؐ ذات مہدیؑ میں ختم ہونے والی صفت
یعنی صفت مصطفےؐ ہے جس کا ظہور حضرت مہدیؑ کی ذات سے ہوا. چنانچہ آنحضرتؐ کا فرمان مبارک ہے "آنجا سرتاپا ولایت
بود اما رسول خدا باظہار آں مامور نبودند بندہ مامور است" در رسالہ تسویہ الی تمیمن مجتہد گروہؓ ترجمہ: وہاں بھی سرتاپا ولایت تھی
لیکن رسول خدا اوس کے اظہار پر مامور نہیں تھے بندہ مامور ہے. پس حضرت محمد مصطفی رسول اللہ اور حضرت مہدی
موعود مراد اللہ صلی اللہ علیہما وسلم دونوں کی صفت ولایت ایک ہے جو حق تعالی سے فیض لینے والی صفت ہے
اور حق تعالی کی فیض دینے والی صفت ولایت اللہ صفت اللہ ہے۔

(مترجم)

را نباشد و امت او از فیض ولایت محروم ماند و از ہلاکت بیرون نیاید کما قال النبی علیہ السلام کیف تهلك امتی انا فی اولها و عیسیٰ فی آخرها والمهدی من اهل بیتی فی وسطها و ہمہ مشائخان را اتفاق بریں افتاد کہ در زمانِ مہدی ع فیض حق تعالیٰ بر دلہا و عالمیان چنان رسد کہ در زمانِ رسول ص رسیدہ بود و در زمان خاتم نبوت و خاتم ولایت ہیچ فرق نکردہ اند و خاتم ولایت را رحمۃ للعالمین گفتہ اند کہ بریں دلائل از قول رسول اللہ و از کلام خدا می آرند کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل امتی کمثل المطر لا یدری اولہ خیر ام آخرہ۔ و ازیں اخبار مراد زمانہ مہدی ع داشتہ اند و بسیار اخبارہا مثل او آوردہ شدہ اند کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرضی عنہ ساکن السماء وساکن الارض لا تدع السماء من اقطارها شیئا الا وصبتہ ولا تدع الارض من نباتها شیئا الا واخرجتہ حتی یتمنی الاحیاء الاموات ان یکون امواتهم احیاء۔ و علماء زمانہ ایں حدیث را شرح میکنند کہ ہمہ اہل آسمان و زمین او را گرویدہ ایمان بیارند و باز ندارد آسمان از آب خویش چیزے را مگر تمام بریزد و باز ندارد زمین چیزے را از نباتات خود مگر ہمہ را بیرون آرد تا آنکہ آرزو برند زندگان مردگان را اینکہ باشند مردگانِ ایشان زندہ و مراد ایں دارند کہ باران موافق بیارد و از زمین تمام غلہ بروید

صورت نہ ہوگی اور آنحضرت کی امت فیض ولایت سے محروم رہے گی، اور ہلاکت سے نہ نکلے گی چنانچہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے میری امت کیوں کر ہلاک ہوگی میں اس کے شروع میں ہوں عیسیٰ ع اس کے آخر میں ہیں اور مہدی ع میری اہل بیت سے اوس کے درمیان میں ہیں اور تمام مشائخین رح نے اس امر پر اتفاق کیا ہے کہ مہدی موعود علیہ السلام کے زمانے میں حق تعالیٰ کا فیض اہل عالم کے دلوں پر ایسا ہی پہنچے گا جیسا کہ رسول اللہ ص کے زمانہ میں پہنچا تھا اور خاتم نبوت اور خاتم ولایت کے زمانے میں انھوں نے کوئی فرق نہیں کیا اور خاتم ولایت کو بھی رحمت للعالمین (تمام جہانوں کے لئے رحمت) کہا ہے اور اس عقیدہ پر دلائل رسول اللہ ص کے فرامین سے اور کلام خدا سے لاتے ہیں چنانچہ فرمایا نبی صلعم نے میری امت مانند اوس بارش کے ہے جس کی نسبت معلوم نہیں ہوتا کہ اوس کا اول اچھا ہے یا اوس کا آخر۔ ان خبروں سے انھوں نے حضرت مہدی ع کا زمانہ ہی مراد لیا ہے اور بہت سی خبریں اس کے مثل بیان کی گئی ہیں جیسا کہ فرمایا نبی صلعم نے کہ راضی ہوں گے اس سے اہل آسمان اور اہل زمین نہ چھوڑے گا آسمان اپنی بارش کے قطرات سے کچھ مگر اوس کو گرا دے گا اور نہ چھوڑے گی زمین اپنے پودوں سے کچھ مگر اوس کو اگا دے گی یہاں تک کہ زندے مردوں کے بارے میں تمنا کریں گے کہ کاش ان کے مرے ہوئے لوگ زندہ ہوتے اور اس زمانے کے علماء اس حدیث کی شرح یوں کرتے ہیں کہ تمام اہل آسمان اور تمام اہل زمین حضرت مہدی ع کے گرویدہ ہوں گے اور ایمان لائیں گے آسمان اپنے پانی سے کچھ باقی

اہل زماں شکمہائے خود پرکنند مردگان خود را آرزو برند کہ کاشکے ایشاں خود بودندے شکم پر کردندے بسبب نادانی خود می گویند کہ آنچہ در حدیث مذکور است در زمان سید محمد نشد و بدیں سبب مخالفت میکنند و اصلاً تفکر نمی کنند کہ ایں تاویل نص قرانی سنت الٰہی و احوال انبیاء و اولیاء را مخالف می باشد کہ ہیچ انبیاءؑ را از آدمؑ تا مصطفےؐ برائے ایں نفرستاد کہ تا عالمیاں را بواسطۂ ایشان دنیا و مراد بنفس ایشاں حاصل آید بلکہ انبیاء را برائے ایں فرستاد کہ از اشغال دنیا و لذت وے بیروں آرند و ترغیب در طاعت و عبادت خدائے کنند.

کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما بعث الانبیا قط الا لانفرار الخلق عن الدنیا الی المولیٰ و حق سبحانہٗ و تعالیٰ در کلام خویش خبر میدہد کہ در ہر زمانے کہ رسول را فرستاد اہل، آں زماں را بے ابتلا نگذاشت کقولہ تعالیٰ وما ارسلنا فی قریۃ من نبی الا اخذنا اھلھا بالباساء والضراء لعلھم یضرعون. وچوں تضرع و زاری و بند رسول اعراض کردند حق تعالیٰ درہائے مراد ایشاں گشود از برائے اہلاک ایشاں کقولہ تعالیٰ فلما نسوا ما ذکروا بہٖ فتحنا علیھم ابواب کل شیٔ حتیٰ اذا فرحوا بما اوتوا اخذناھم بغتۃً فاذا ھم مبلسون و دیگر می فرماید حق سبحانہٗ و تعالیٰ، ولو بسط اللہ الرزق لعبادہٖ لبغوا فی الارض ولکن ینزل بقدرٍ ما یشاء انہٗ بعبادہٖ خبیر بصیر

نہ رکھے گا مگر سب گرا دے گا اور زمین اپنے پودوں سے کچھ نہ رکھے گی مگر سب کو اگا دے گی یہاں تک کہ زندے مردوں کے لئے یہ آرزو کریں گے کہ کاش وہ زندہ ہوتے اور اس حدیث سے مراد یہ لیتے ہیں کہ بارش موافق پڑے گی اور زمین سے تمام قسم کے غلے اگیں گے جن سے اہل زمانہ اپنے پیٹ بھریں گے اور اپنے مردوں کیلئے آرزو کریں گے کہ کاش وہ بھی زندہ ہوتے اور اپنے پیٹ بھرتے اور اسی اپنی نادانی کے سبب سے کہتے ہیں کہ جو کچھ حدیث میں مذکور ہے سید محمد کے زمانے میں نہیں ہوا اور اسی سبب سے مخالفت کرتے ہیں اور مطلق غور نہیں کرتے کہ یہ تاویل نص قرآنی سنت الٰہی اور انبیاء و اولیاء کے احوال کے مخالف ہوتی ہے کیونکہ خداتعالیٰ نے حضرت آدمؑ سے حضرت مصطفےٰؐ تک کسی بھی نبیؑ کو اسلئے نہیں بھیجا کہ دنیا والے اس کے واسطے سے دنیا اور اپنے نفس کی مراد حاصل کریں بلکہ انبیاءؑ کو خداتعالیٰ نے اس لئے بھیجا کہ خلق کو دنیا کے بکھیڑوں اور اس کی لذتوں سے باہر کریں اور خداتعالیٰ کی طاعت و عبادت کی ترغیب دیں چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بھیجے گئے انبیاء کبھی مگر اسی لئے کہ ہٹکائیں خلق کو دنیا سے خدا کی طرف اور حق سبحانہٗ تعالیٰ اپنے کلام میں خبر دیتا ہے کہ جس کسی زمانہ میں اللہ نے اپنے رسولؐ کو بھیجا تو اوس زمانے کے لوگوں کو بغیر آزمائش کے نہیں چھوڑا چنانچہ فرماتا ہے اور نہیں بھیجا ہم نے کسی قریہ میں کوئی نبیؑ مگر یہ کہ اہل قریہ کو مبتلا سختی و مصیبت بھی کیا تاکہ یہ لوگ ہمارے حضور میں گڑگڑائیں اور جب انھوں نے جناب باری تعالیٰ میں عاجزی اور زاری نہیں کی اور زاری کرنے

وزاری کی بجائے اور

و دیگر آیات بسیار مشہور اند کہ دلالت
می کنند کہ در بعثت انبیاء حکمت آنست
کہ مردماں را بواسطۂ ایشاں توحید و معرفت
خدائے تعالیٰ حاصل شود پس ناچار مہدیؑ
کہ تابع تام خاتم الرسلؐ است اورا نیز برائے
ہمیں معنے فرستاد و معنی حدیث ایں است
کہ ہمہ فرشتگاں و مومناں ازو راضی شوند
و درہائے رحمت آسمان و زمین کشادہ
شود و فیض الٰہی تمام بر دلہا و قابلاں تمام
ببارد و بواسطۂ آں فیض آنچہ در
دلہاء مومناں نسبت از توحید و معرفت
و اسرار و محبت ہمہ بیروں آید چنانچہ آرزو
برند زندگاں مردگاں خویش را کہ کاشکے
ایشاں در زمان مہدیؑ بودندے تا ایشاں
را نیز از فیض الٰہی رسیدے و ایں حدیث
تفسیر آں حدیث است کہ بالا مذکور شد
کہ مصطفےٰ علیہ السلام امت خویش را
نسبت باراں فرمود و گفت لا یدری
اولہ خیر ام آخرہ و اکثر احادیث
و روایات کہ در حق مہدی علیہ السلام
دلالت می کنند و باحوال او موافقت
می نمایند و در بعضے احادیث باصحاب
او چنانچہ فرمود صلعم انی لاعرف
اقواما ہم بمنزلتی فقال الصحابۃ
کیف یکون یا رسول اللہ وانت خاتم
النبین ولا نبی بعدک فقال علیہ السلام

اور رسول کی نصیحت پر چلنے سے منھ پھیرے رہے تو
حق تعالیٰ نے اونکی مرادوں کے دروازے ان کو ہلاک کرنے
کیلئے کھول دیئے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پھر جس مصیبت کے
ذریعہ انکو آگاہ کیا گیا تھا جب اس کو بھول بیٹھے تو ہم نے بھی اُن
پر ہر طرح کی دنیوی نعمتوں کے دروازے کھول دیئے یہاں
تک کہ جو نعمتیں اون کو دی گئی تھیں اون کو پاکر خوش ہوئے
تو یکایک ہم نے اون کو عذاب میں دھر پکڑا اور عذاب کا
آنا تھا کہ وہ بے آس ہو کر رہ گئے نیز حق سبحانہ و تعالیٰ
فرماتا ہے اور اگر اللہ اپنے بندوں کے لئے روزی فراخ کردے
تو وہ ضرور ملک میں سرکشی کرنے لگیں گے مگر بقدر مناسب
ہر ایک کی جتنی روزی چاہتا ہے اتارتا ہے بیشک وہی اپنے
بندوں کے حال کا دانا و بینا ہے اور دوسری آیتیں بہت
مشہور ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ انبیاء کے
بھیجنے میں حکمت وہی ہے کہ لوگوں کو ان کے واسطہ سے
خدا تعالیٰ کی توحید و معرفت حاصل ہو پس یہی ناچار ضرور
لازم ہوتا ہے کہ حضرت مہدیؑ کو بھی جو تابع تام خاتم الرسل
کے ہیں حق سبحانہ و تعالیٰ نے اسی معنی کے لئے بھیجا اور
حدیث مذکور کا مطلب یہ ہے کہ تمام فرشتے اور مومنین مہدیؑ
سے راضی ہوں گے اور آسمان و زمین کے رحمت کے دروازے
کھل جائیں گے اور قبول کرنے والوں کے دلوں پر فیض الٰہی
پورا برسے گا، اور آنحضرتؑ کے واسطہ سے مومنوں کے دلوں
میں جو توحید و معرفت اور محبت الٰہی کے اسرار ہوں گے
ظاہر ہو جائیں گے اس شان سے کہ زندے اپنے مردوں
کیلئے یہ آرزو کریں گے کہ کاش کہ وہ بھی حضرت مہدیؑ کے
زمانے میں ہوتے تو ان کو بھی فیض الٰہی پہنچتا اور یہ حدیث
تفسیر اوس حدیث کی واقع ہوئی ہے جو اوپر مذکور ہوئی

يسوا من الانبياء والشهداء ولكن يغبطهم الانبياء والشهداء وهم المتحابون في الله . ودرحديث ديگر باباذرؓ فرمود ياباذر اتدري ما غمي وفكري والى اي شيئ اشتياقي فقال اصحابه خبّرنا يارسول الله بغمك وفكرك ثم قال الا واشوقا الى لقاء اخواني يكونون من بعدي شانهم كشان الانبياء وهم عند الله بمنزلة الشهداء يفرّون من الاباء والامهات والاخوات والاخوان والابناء ابتغاء لمرضات الله وهم يتركون المال لله و يذللون انفسهم بالتواضع لا يرغبون في الشهوات وفضول الدنيا ويجتمعون في بيت من بيوت الله تعـ مغموميں

کہ حضرتؐ مصطفےٰ علیہ السلام نے اپنی امت کی تمثیل بارش سے دی اور فرمایا کہ معلوم نہیں ہوتا کہ اول اوس کا خیر ہے یا آخر اور اکثر احادیث وروایات جو حضرت مہدی موعودؑ علیہ السلام کے حق میں بیان ہوئی ہیں اور ان میں جو علامات و آثار مذکور ہیں وہ سب حضرت سید محمد مہدیؑ کے صدق پر دلالت کرتی ہیں اور آنحضرتؐ کے احوال کے ساتھ ان کی موافقت ہی ثابت ہوتی ہے بعضے حدیثوں میں فقط آنحضرت کی ذات کا ذکر ہے اور بعضوں میں آنحضرتؐ کے ساتھ اصحابؓ کی شان بھی بیان ہوئی ہے ۔ چنانچہ فرمایا حضرت رسول صلعم نے بہ تحقیق میں پہچانتا ہوں ایسے لوگوں کو کہ وہ میرے مقام کے ہونگے پس صحابہؓ نے کہا یہ بات کیونکر ہوگی یارسول اللہ آپ تو خاتم النبین ہیں اور آپکے بعد کوئی نبی نہیں پس آنحضرتؐ نے فرمایا وہ نہ انبیاء ہونگے نہ شہداء لیکن انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے وہ اللہ کے واسطے آپس میں محبت رکھنے والے ہوں گے ۔ اور ایک نقلؒ میں ہے کہ آنحضرتؐ نے حضرت ابوذر غفاریؓ سے فرمایا اے ابوذر کیا تم جانتے ہو کہ میں کس غم میں کس فکر میں ہوں

ے اس حدیث کو عین القضاۃ ہمدانی رح زبدۃ الحقائق کی تمہید کی اصل سوم میں لاکر لکھتے ہیں گفت جماعتے از امت من مرا معلوم کردند کہ منزلت ایشان نزد خدا تعالیٰ ہمچوں منزلت من باشد پیغمبراں وشہیداں رغبطہ ازروے مقام ومنزلت ایشاں باشد از بہر خدا بایکدیگر دوستی کنند (ختم الہدیٰ رد ہدیہ مہدویہ صـ۳۲) ترجمہ : فرمایا رسول صلعم نے ایک جماعت میری امت سے مجھے معلوم کی گئی کہ اوس کے افراد کا مقام نزد تعالیٰ کے پاس مانند میرے مقام کے ہوگا پیغمبر اور شہید اون کے مقام ومنزلت پر رشک کریں گے اور وہ آپس میں اللہ کیواسطے ایک دوسرے سے دوستی رکھیں گے انتہی نیز اسی قسم کی بشارت کا مضمون اس حدیث میں ہے جو بحوالہ مسند امام احمد وترمذی، مشکوٰۃ المصابیح میں مذکور ہے ۔ عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احبنی واحب ھٰذین واباھما وامھما کان معی فی درجتی یوم القیمۃ ۔ ترجمہ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے دوست رکھا مجھے اور ان دونوں (حسنؓ وحسینؓ) کو اور ان کے باپ اور ماں کو تو ہوگا وہ میرے ساتھ میرے درجہ میں قیامت کے دن انتہی ان بشارات سے یہ لازم نہیں آتا کہ جس کو یہ بشارت ملی ہے وہ آنحضرتؐ کے برابر سمجھا جائے چنانچہ اسی وسوسہ کی بنا پر صاحب ہدایہ نے حدیث انی لاعرف اقواما کو بے اصل کہا ہے تتمہ باب اول ہدیہ مہدویہ میں اس کا قول مذکور ہے حالانکہ حدیث صحیح ترمذی سے حدیث مذکور کی موافقت اور عین القضاۃ ہمدانی کے قول سے اس نقلؒ کا محققین امت کے پاس صحیح ہونا ثابت (مترجم)

محرومین من حب الله قلوبهم
الی الله وروحهم من الله
وعملهم الله واین حدیث در
تمهید مذکور است وبسیار کرامتها و
خلعتها در حق این گروه فرموده است
وبعد ازان فرمود یا اباذر انی مشتاق الیهم
والی لقاءهم ثم اطرق راسه
ملیا ثم رفع راسه وبکی حتی دمعت
عیناه فقال واشوقا الی لقاءهم
ویقول صلی الله علیه وسلم اللهم
احفظهم وانصرهم علی من
خالفهم وقربهم علی یوم
القیمة ثم قراء الا ان اولیاء الله
لاخوف علیهم ولا هم یحزنون.
ودر حدیث هائے دیگر در حق مهدیؑ
وارد شده است قال علیه السلام
لاتذهب الدنیا حتی یبعث الله
رجلا من اهل بیتی یواطی اسمه
اسمی یملاء الارض قسطا وعدلا
کما ملئت جورا وظلما وعن ام
سلمة قالت سمعت رسول الله
صلی الله علیه وسلم المهدی من
عترتی من اولاد فاطمة رواه ابو
داؤد وعن ابی سعید الخدری
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
المهدی منی اجلی الجبهة اقنی

اور کس شئی کی طرف میرا اشتیاق ہے پس اصحاب نے عرض کیا یا،
رسول اللہ ہم کو اپنے غم وفکر سے آگاہ فرمائیے پھر آپؐ نے فرمایا
آہ میرے بھائیوں کی ملاقات کا شوق ہے جو میرے بعد
ہونے والے ہیں کہ اونکی شان انبیا کی شان ہوگی اور وہ
اللہ کے پاس شہیدوں کے ہمدرجہ ہیں خدا تعالیٰ کی خوشنودی
کیلئے وہ اپنے ماں باپ بھائیوں بہنوں اور بچوں سے تک
گریز کریں گے اپنا سب مال ومتاع اللہ کے واسطے
چھوڑ دیں گے اور اپنے نفوس کو تواضع سے گرائے رہیں
گے شہوتوں اور فضولیات دنیا میں نہ ڈوبیں گے مسجدوں میں
رہا کریں گے (اپنے نقصان باطنی سے جو سیر الی اللہ میں محسوس
ہو) مغموم (اور سیر فی اللہ میں تجلی کے فراق سے) محزون
رہیں گے اللہ کی محبت (دلوں میں جاگزیں ہونے) سے ان
کے دل اللہ ہی کی طرف ہوں گے اور ان کا آرام اللہ ہی (کے
قرب) سے ہوگا اور ان کا ہر کام اللہ کے لئے ہوگا. یہ حدیث
تمہید میں مذکور ہے اور بہت بزرگیاں اور نوازشات
اس گروہ کے حق میں (رسول اللہؐ نے) بیان فرمائے ہیں اور بعد
اس کے فرمایا اے ابوذر میں ان کے ملنے کا مشتاق ہوں
پھر آپ نے تھوڑی دیر اپنا سر جھکا لیا پھر آپ سر اٹھائے اور روئے
یہاں تک کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے تھے آپؐ
نے فرمایا آہ مجھے ان کی ملاقات کا شوق ہے اور فرمانے لگے اے
پروردگار تو ان کی حفاظت فرما اور اون کو اونکے دشمنوں پر
فتح دے اور قیامت کے دن ان سے میری آنکھیں ٹھنڈی کر
پھر آنحضرتؐ نے یہ آیت پڑھی (ترجمہ) آگاہ ہو کہ اللہ کے دوستوں
پر نہ کوئی خوف طاری ہوتا ہے اور نہ اونکو (دنیا کا) کوئی غم
ہوتا ہے۔ اور دوسری حدیثوں میں مہدیؑ کے حق میں یہ بھی مذکور
ہے فرمایا نبی علیہ السلام نے دنیا کی مدت پوری نہ ہوگی یہاں تک کہ

الآلف مقرون الحاجبين

وعنهٗ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قصۃ المھدی قال یجیٔ الیہ الرجل فیقول یا مھدی اعطنی فاعطی لہٗ ما استطاع ان یحملہٗ

وبعضے این سوال یا بندگی سید محمد مہدی موعود کردند بعدہٗ حضرت میراں علیہ السلام در جواب این بیت فرمودند ؎

اے بے خبر جہان معنیٰ
با تو چہ کنم بیان معنیٰ .

وعن ابی سعید الخدری قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلاء یصیب ھٰذہ الامۃ حتیٰ لا یجد الرجل ملجاء الیہ فیبعث اللہ رجلا من عترتی من اھل بیتی فیملاء بہ الارض قسطا وعدلا کما ملئت جورا وظلما . ودیگر اخبار بسیار است ودر بعضے تعارض واختلاف افتادہ است وعلماء سلف اتفاق بریں کردہ اند کہ آں اخبار یا کہ در حق مہدی وارد شدہ است بمنزلہ تواتر است

بھیجے اللہ میرے اہل بیت سے ایک شخص کو جو میرا ہم نام ہوگا بھر دے گا زمین کو عدل و انصاف سے جیسی کہ بھری ہوگی جور و ظلم سے اور حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے، کہا انھوں نے میں نے سنا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کہ مہدی میری عترت سے فاطمہ کی اولاد سے ہے روایت کی اس کو ابو داؤد نے اور ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہا انھوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی مجھ سے ہے روشن پیشانی، بلند بینی اور پیوستہ ابرو والا . نیز حضرت ابو سعید خدریؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں حضرت مہدیؑ کے بارے میں کہ آئے گا مہدیؑ کے پاس ایک شخص اور کہے گا اے مہدیؑ مجھے عطا کیجئے پس وہ اتنا دیگا کہ وہ اٹھا سکے . بعضوں نے اس حدیث کے بارے میں بندگی میراں سید محمد مہدی موعودؑ سے سوال کیا تو آپ نے جواب میں یہ بیت ارشاد فرمایا ؎

(مفہوم بیت)

اے بے خبر جہان معنیٰ
کیا تجھ سے کروں بیان معنیٰ .

نیز حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہا انھوں نے ذکر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بلا کا کہ اس امت پر پڑے گی یہاں تک کہ کوئی شخص نہیں پائے گا کوئی جائے پناہ جہاں قرار لے پس بھیجے گا اللہ ایک شخص کو میری عترت سے میری اہل بیت سے پس بھر جائے گی اس کے ذریعہ زمین عدل و انصاف سے جیسی کہ بھری ہوگی جور و ظلم سے اور دوسری خبریں بہت ہیں جن میں سے بعضوں میں تعارض اور اختلاف بھی واقع ہوا ہے اور علمائے سلف نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ جو خبریں حضرت مہدیؑ کے حق میں وارد ہوئی ہیں اور بہ تواتر کو پہنچی ہیں چنانچہ محدثین نے کہا ہے پے در پے آئی ہیں خبریں اور پہنچی ہیں

کقولهم قد تواترت الاخبار و
واستفاضت بکثرة رواتها عن
النبیؐ فی حق المهدیؑ. و گفته اند که
در مجئ مهدیؑ هیچ اختلاف نیست
اختلاف در علامات است و
در مبعث وے کقولهم عن
النبیؐ مولده بکابل او بهند وقال
البیهقیؒ فی شعب الایمان واختلف
الناس فی امر المهدی فتوقف جماعة
واحالوا العلم الی عالمه واعتقدوا
انه واحد من اولاد فاطمة بنت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یخرج
فی آخر الزمان. و بعضے روایات که در حق
مهدیؑ وارد شده است اکثر صاحب فتوحات
در کتاب خود آورده است کقوله الا ان
الله خلیفة یخرج فی آخر الزمان وقد

چنانچہ محدثین نے کہا ہے پے در پے آئی ہیں خبریں اور پہنچی
ہیں اپنے راویوں کی کثرت کیساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
مہدی علیہ السلام کے حق میں نیز محدثین نے کہا ہے نہیں ہے
کوئی اختلاف مہدی کی آمد کے بارے میں اختلاف علامات
اور آنحضرت کی جائے پیدائش میں ہے چنانچہ بعضوں نے
کہا ہے کہ نبیؐ سے مروی ہے کہ مہدیؑ کا مقام پیدائش کابل یا
ہند ہے اور کہا ہے بیہقیؒ نے اپنی کتاب شعب الایمان میں
اختلاف کیا لوگوں نے مہدیؑ کے بارے میں تو توقف کیا ایک جماعت
اور علم (حقیقی کو) اس کے عالم پر رکھ چھوڑا اور اعتقاد رکھا کہ
مہدی ایک شخص اولاد فاطمہؓ بنت رسول اللہؐ سے ہیں جو آخر زمانے
میں نکلیں گے اور بعض روایتیں جو مہدیؑ کے حق میں آئی ہیں ان
میں سے اکثر کا ذکر صاحب فتوحات (شیخ محی الدین ابن عربیؒ)
نے اپنی کتاب میں کیا ہے چنانچہ کہا ہے آگاہ رہو بے شک اللہ کا ایک
خلیفہ ہے جو نکلے گا آخر زمانے میں جب کہ زمین جور و ظلم سے بھری
ہوگی پس وہ اس کو عدل و انصاف سے بھر دے گا اور مشابہ
رسول اللہ کے ساتھ اخلاق میں روشن پیشانی بلند بینی اور پیوستہ

ے حضرت بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے فتوحات مکیہ کی عبارت جو یہاں نقل فرمائی ہے اس پر مصنف ہدیہ مہدویہ نے یہ اعتراض کیا ہے کہ اس عبارت میں تحریف کی گئی ہے اس کے مہمل اعتراضات کی تفصیلی جوابات ختم الہدیٰ اور کحل الجواہر میں مرقوم ہیں یہاں صرف اتنا بتادینا ضروری ہے کہ معترض کے پیش نظر جو نسخہ فتوحات کا تھا خود اسی میں تحریف و تصرف اور الحاق کا ثبوت معترض کی پیش کردہ عبارت ہی سے ملتا ہے چنانچہ اس نے لکھا ہے کہ تحریف یاز دہم یہ کہ بعد یعینونه علی ما قلده الله کے اس قدر عبارت حذف کردی ینزل علیه عیسی ابن مریم بالمنارة شرقی دمشق الخ۔ اس تمام عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مہدی موعودؑ کی موجودگی میں منارۂ بیضا شرقی دمشق پر نازل ہوں گے پھر نمازوں میں وہی امام ہوں گے صلیب کو توڑیں گے خنزیروں کو قتل کریں گے اور ان کی موجودگی میں امام مہدیؑ وفات پائیں گے الخ یہ مضمون شیخ اکبر کے عقیدہ اور ان کے مسلمات کے بالکل برخلاف ہے حضرت مہدیؑ اور حضرت عیسیٰؑ کا ایک زمانے میں ہونا شیخ اکبر کے کلام سے قطعاً ثابت نہیں ہوتا بلکہ فتوحات وغیرہ میں اونکے اقوال سے ہی ثابت ہوتا ہے کہ مہدی علیہ السلام خاتم ولایت مقیدہ محمدیہ ہیں ان کی شان میں رسول اللہ صلعم یقفو اثری ولا یخطی فرمایا ہے اور حضرت رسول اللہؐ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیانی زمانے میں مبعوث ہوں گے ان کی بعثت کے بعد حضرت عیسیٰؑ کے نزول تک بے شمار اشخاص صاحبان مقامات انبیاء و اولیاء پیدا ہوں گے بالآخر خاتم ولایت مطلقہ حضرت عیسیٰؑ نازل ہوں گے

وقد امتلأت الأرض جورا وظلما فيملأ
ها قسطا وعدلا لا يشبه مع رسول الله
في الخلق بضم الخاء أجلى الجبهة أقنى
الأنف مقرون الحاجبين يقسم المال
بالسوية ويعدل في الرعية ويفصل في
القضية يخرج على فترة من الدين يزع
الله به ما لا يزع بالقرآن يأتيه الرجل
يمسي جاهلا بخيلا جبانا فيصبح أعلم
الناس أكرم الناس أشجع الناس يمشي
النصر بين يديه يعيش خمسا أو سبعا أو
تسعا يقفو أثر رسول الله ولا يخطئ
له ملك يسدده من حيث لا يراه يفعل

ابرو والا ہوگا مال سویت سے تقسیم کرے گا رعیت میں عدل
فرمائے گا اور جھگڑے چکا یگا دین کے ضعف کے وقت
اس کا ظہور ہوگا اللہ اس کے ذریعہ سے اوس فتنہ کو دفع
کرے گا جو قرآن کے ذریعہ دفع نہ ہوگا ایک شخص شام کو آئے
گا اوسکے پاس اس حال میں کہ جاہل بخیل اور ڈرپوک ہوگا تو
صبح کرے گا اس حال پر سب سے بڑھ کر عالم سب سے بڑھ کر سخی
اور سب سے بڑھ کر بہادر ہوگا ۔ مدد الٰہی اوس کے سامنے چلے گی
اس خلیفہ کی حیات پانچ یا سات یا نو سال ہوگی ۔ رسول اللہ
کے قدم بقدم چلے گا خطا نہیں کرے گا اوسکے لئے ایک فرشتہ
ہوگا جو اوس کو راہ راست پر چلائے گا اور وہ اوسکو نہ دیکھے
گا اور وہ کرے گا وہی جو کہے گا اور کہے گا وہی جو جانے گا اور
جانیگا وہی جو سمجھے گا اور سمجھے گا وہی جو دیکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو

ے باقی حاشیہ: پھر تمام علامات قیامت کا ظہور ہو کر قیامت برپا ہوگی یہ مضمون خود مصنف ہدیہ کے پیش کردہ نسخہ فتوحات کی عبارت سے ثابت
چنانچہ اس میں لکھا ہے فتوحات میں ہے ۔ فان من الاولیاء من یرث ابراھیم وموسیٰ وعیسیٰ فھو لاء یوجدون بعد ھذا الختم المحمدی
وبعدہ فلا یوجد ولی علی قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ھذا معنی خاتم الولایۃ المحمدیۃ واما ختم الولایۃ الذی لا
یوجد بعدہ ولی فھو عیسیٰ انتھی (ہدیہ مہدویہ دلیل دہم) ترجمہ اسلئے کہ اولیا میں ایسے بھی ہوں گے جو وارث ہوں گے ابراہیم موسیٰ اور عیسیٰ کے پس یہ
سب پائے جائیں گے بعد اس خاتم ولایت محمدی کے اور اس کے بعد نہ پایا جائیگا کوئی ولی قلب محمد پر یہی معنی خاتم ولایت محمدیہ ہونیکے ہیں رہا وہ ختم ولایت جس کے
بعد کوئی ولی نہ پایا جائے گا تو وہ عیسیٰ ہیں انتہی پس اس قول کے برخلاف عیسیٰ کے نزول کے بعد مہدی کی وفات کا ذکر جس عبارت میں ہے اس کا الحاق ہونا ظاہر ہے
اور فتوحات کے نسخوں میں الحاق و تحریف اور تصرف کے ثبوت میں شہادت یہ کافی ہے کہ یواقیت میں لکھا ہے وجمیع ما عارض من کلامہ ظاہر الشریعۃ وما
علیہ الجمھور فھو مدسوس علیہ کما اخبرنی بذلک سیدی الشیخ ابو الطاہر المغربی نزیل مکۃ المشرفۃ ثم اخرج لی نسخۃ الفتوحات التی قابلھا
علی النسخۃ التی علیھا خطہ فی مدینۃ قونیۃ فلم ار فیھا شیئا مما کنت توقفت فیہ وحذفتہ حین اختصرت الفتوحات ۔ ترجمہ: وہ تمام باتیں
جو ظاہر شریعت اور جمہور کے متفقہ بیانات کے خلاف شیخ کے کلام میں پائی جاتی ہیں شیخ پر افترا کی گئی ہیں خبر دی مجھے اس بات کی میرے مقتدا ابو الطاہر مغربی نے جو مکہ معظمہ میں ٹھہرے
ہوئے تھے پھر انھوں نے نکالا ایک نسخہ فتوحات کا جس کا انھوں نے مقابلہ کیا تھا شیخ کے دستخطی نسخہ سے مدینہ قونیہ میں تو نہ دیکھی میں نے اس میں کوئی بات بھی ان باتوں میں سے
جن کو ماننے میں مجھے توقف تھا اور میں نے ان کو حذف کیا تھا فتوحات کے اختصار کے وقت انتہی یواقیت کے ہے تو اسے یہ مضمون ختم المہدی (رد ہدیہ مہدویہ) میں مذکور ہوا ملاحظہ ہو ،
ختم المہدی ص [illegible] پس [illegible] کی نقل کردہ قدیم نسخہ فتوحات کی عبارت [illegible] زیر نظر نسخہ فتوحات کی عبارت کے خلاف ہونا کوئی محل تعجب نہیں بلکہ نسخہ آخر الذکر کا غیر صحیح ہونا ثابت کرنے کو یہی دلیل [illegible]

مایقول ویقول مالایعلم ویعلم مایعقل
ویعقل مایشهد ویصلحه الله تعالیٰ فی لیلة
بعزالاسلام بعد ذلّه ویحیی آثاره بعد
موته فیظهر الدین ما هو الدین فی نفسه و
برفع المذاهب فلایبقی الا الدین الخالص
ویفرح به عامة المسلمین اکثر من خواصهم
یبایعه العارفون بالله من اهل الحقائق عن
شهود وکشف وتعریف الٰهی له رجال الٰهیون
یقیمون دعوته وینصرونه وهم الوزراء
یحملون اثقال مملکته ویعینونه

شعر

الا ان ختم الاولیاء شهید
وعین امام العارفین فقید
هوالسید المهدی من آل احمد
هوالصارم الهندی حین یبید
هوالشمس تجلو کل غیم وظلمة
هوالوابل الوسمی حین یجید

وقد جاء زمانه واظلم اوانه وظهر القرن
الرابع اللاحق بالقرون الثلاثة الماضیة
قرن رسول الله صلعم ثم الذی یلیه ثم الذی یلی
الثانی الخ . ودر صفت وزراء مهدی می گوید
وهو علی اقدام رجال من الصحابة صدقوا ما
عاهدوا الله علیه وهم من الاعاجم ما فیهم
عربی ولا یتکلمون الا بالعربیة لهم حافظ

ایک رات[1] یعنی نبوت کا ختم ہونے اور ولایت کا دن شروع ہونے کی درمیانی رات میں آراستہ کردے گا وہ عزت دے گا اسلام کو بعد اس کی ذلت کے اور زندہ کرے گا اوس کے آثار کو بعد اس کی موت کے پس ظاہر ہوگا دین جیسا کہ ہے وہ فی نفسہ اور وہ اٹھائے گا مذاہب کا اختلاف پس باقی نہ رہے گا مگر دین خالص اور اس سے عامۃ المسلمین خوشحال ہوں گے اونکے خواص سے بڑھ کر اور عارفان باللہ ہی جو اہل حقائق سے ہونگے اوس سے بیعت کریں گے شہود وکشف اور اللہ کی طرف سے اوسکی معرفت پاکر اوس کے ہمراہ مردان ربانی ہونگے جو اوسکی دعوت کو قائم کریں گے اور اوس کے مددگار رہیں گے اور وہی وزراء ہوں گے جو اوسکی مملکت کے اثقال کے حامل ہوکر اوس کے معاون رہیں گے ۔

(مفہوم اشعار)

سنو ختم الولی ہووے گا موجود
امام عارفاں جب ہوگا مفقود
وہی مہدی ہے سید آل احمد
وہ تیغ ہند کفر اوس سے ہو نابود
وہ ہے خورشید ہر ظلمت کا دافع
وہ ہے باران بہاری جب کرے جود

اب اس کا زمانہ آچکا ہے اور اوس کا وقت تم پر سایہ فگن ہے اور چوتھا قرن جو لاحق تین قرون ماضیہ یعنی قرن رسول اللہ صلعم پھر اس کے قریب کے قرن سے ظاہر ہو چکا ہے الخ اور وزراء مہدی عم کی صفت میں صاحب فتوحات کہتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلعم کے صحابہ رض کے قدم بقدم ہوں گے سچ کر دکھائیں گے جو اللہ سے عہد کریں گے اور وہ عجمی ہوں گے اونمیں عربی (بلحاظ وطن) کوئی نہ ہوگا اور گفتگو نہ کریں گے مگر عربیت (قال اللہ وقال رسول اللہ)

[1] یعنی صاحب دیدار ذات خدائے تعالیٰ (مترجم)

ليس من جنسهم ما عصى الله قط وهو
اخص الوزراء وافضل الامناء فان المهدي
حجة الله على اهل زمانه وهي درجة
الانبياء التي تقع فيها المشاركة قال الله
تعالى عن نبيه ادعوا الى الله على بصيرة
انا ومن اتبعني فالمهدي ممن اتبعه
وهو صلى الله عليه وسلم لا يخطى في دعائه
الى الله فمتبعه ايضا لا يخطى فانه يقفو اثره
وكذا ورد في الخبر في صفة المهدي ؑ
انه قال يقفو اثري ولا يخطى وهذه
العصمة في الدعاء الى الله سالها كثير من
الاولياء بل كلهم فهذا المهدي لا
يغضب الا لله بخلاف من يغضب لهواه
ومخالفة غرضه والمهدي ما يعلم
علم القياس ليحكم به وانما يعلمه ليجيب
به فما يحكم المهدي الا بما يلقي اليه الملك
من الله الذي بعثه ليسدده وذالك هو الشرع
الحقيقي المحمدي الذي لو كان محمد ؐ حيا و
رفعت اليه تلك النازلة لم يحكم فيها
الا بما يحكم هذا الامام فيعلمه الله ان
ذالك هو الشرع الحقيقي المحمدي فيحرم
عليه علم القياس مع وجود النصوص
التي منحها الله اياه ولذالك قال
النبي ؐ في صفته انه يقفو اثري ولا يخطى
فعرفنا انه متبع لا مشرع وانه معصوم
وگفته اند علما که مهدی را باشد هیچ یکے از اختیا

ہی کے ساتھ اون کا ایک پاسبان ہوگا جو اونکی جنس سے نہ
ہوگا کبھی اوس نے اللہ کی نافرمانی نہ کی ہوگی اور وہ اخص وزراء
افضل امناء ہوگا اسی لئے کہ مہدیؑ حجۃ اللہ ہو کر آئیں گے
اہل زمانہ پر اور یہی وہ درجہ ہے جس میں انبیاء کے ساتھ مشارکت
واقع ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کی طرف سے فرمایا ہے کہ
بلاتا ہوں میں اللہ کی طرف بینائی پر اور وہ بھی بلائے گا جو
میری اتباع کرے گا پس مہدیؑ آنحضرت کی اتباع کرنے
والوں میں خاص تابع تام ہیں کیونکہ آنحضرتؐ سے دعوت
الی اللہ میں خطا نہیں ہوئی پس آپ کے اس متبع (تابع خاص)
سے بھی خطا نہ ہوگی اس لئے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے قدم بقدم رہیں گے اور ایسا ہی حدیث میں بھی آیا ہے صفت
مہدیؑ میں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ وہ میرے قدم بقدم
رہے گا اور خطا نہ کرے گا اور یہ درجہ عصمت ہے دعوت
الی اللہ میں جس کے بہت سارے اولیاء اللہ بلکہ سب کے سب
خواستگار رہے پس یہ مہدیؑ ہی کی شان ہے کہ غصہ
نہ کریں گے مگر اللہ کے واسطے بخلاف اوس شخص کے جو
غضب میں آتا ہو اپنی خواہش نفس کے لئے اور اپنی غرض کی
مخالفت پر ۔ اور مہدی نہ جانیں گے علم قیاس کو تاکہ اوس
کے ذریعہ جواب دیں (اور علماء ظاہری کو ملزم گردانیں) پس
مہدی حکم نہ کریں گے مگر اسی بات کا جس کو القا کر دے اون
پر فرشتہ اللہ کی طرف سے جس کو اللہ تعالیٰ بھیجے گا تاکہ وہ مہدی
کو راہ راست پر رکھے اور وہ جو مہدی حکم کریں گے وہی شرع
حقیقی محمدی ہوگا ایسا کہ اگر محمد صلعم زندہ ہوتے اور آپ کے
پاس پیش کیا جاتا وہ مقدمہ تو نہ حکم فرماتے اوس میں مگر ساتھ
اوسی امر کے جس کا حکم کرتا ہو یہ امام پس اللہ ہی اوس کو اس
بات سے آگاہ کرے گا کہ وہی حکم شرع حقیقی محمدی ہے پس

راغب اشد . واصحاب الرسوم ليس لهم
هٰذه المرتبة لما اكتسبو العلم من حب
الجاه والرياسة والتقدم على عباد الله وافتقار
العامة اليهم فلا يفلحون فى انفسهم ولا يفلح
بهم . وهى حالة فقهاء الزمان الراغبين
فى مناصب من قضاء وشهادة وحسبة وتدريس
واما المتميزون منهم بالدين اى الشيوخ
فيجتمعون فى اكنافهم وينظرون الى الناس
من طرف خفى نظر الخاشع ويحركون شفتيهم
بالذكر ليعلم الناظر اليهم انهم ذاكرون
ويتعجبون فى كلامهم وليشددون و يغلب
عليهم رعونات النفس وقلوبهم قلوب
الذئاب لا ينظر الله اليهم هٰذا الحال
للمتميزين منهم الذين هم قرناء الشياطين
لا حاجة لله بهم لبسو لباس جلود الضان
من اللين اخوان العلانية اعداء السريرة
اذا خرج هٰذا الامام المهدى فليس له
عدو مبين الا الفقهاء خاصة لانهم
لا يبقى رياستهم ولا شهرة عن
العامة بل لا يبقى لهم علم يحكم
به الا قليل ويرتفع الخلاف من العالم
فى الاحكام بوجود هٰذا الامام ولولا
ان السيف بيده لافتى الفقهاء بقتله
واذا حكم بغير مذهبهم يعتقدون
انه على ضلالة فى ذالك الحكم لانهم
يعتقدون ان زمان الاجتهاد قد انتها

پس امام مہدیؑ پر علم قیاس حرام ہوگا ایسی قطعی دلیلوں کے
ساتھ ہونے سے جو اللہ کی بخشش سے اسکو ملیں گی اور اسی
لئے نبیؐ نے مہدیؑ کی صفت میں فرمایا ہے کہ وہ میرے قدم بقدم
ہوگا اور خطا نہیں کرے گا پس ہم نے پہچان لیا کہ مہدی علیہ السلام متبع
(نبی کی شریعت میں اتباع کرنے والے) ہیں مشرع (نئی شریعت
لانیوالے) نہیں . نیز کہا ہے کہ جو علم مہدی علیہ السلام کو ہوگا اصحاب
رسوم (ظاہر پرست علماء) میں سے کسی کو نہ ہوگا (وہ قول صاحب
فتوحات کا یہ ہے) اور اصحاب رسوم (ظاہر پرست علماء) کیلئے
یہ مرتبہ نہیں اس لئے کہ اون کا علم حاصل کرنا مرتبہ اور حکومت
کی محبت سے اور اللہ کے بندوں پر پیش قدمی حاصل کرنے کیلئے
ہوتا ہے اور اس غرض سے کہ عوام ان کے محتاج ہوں پس نہ
تو وہ خود ہی نجات پا سکتے اور نہ ان کے ذریعہ کسی کو راہ
نجات مل سکتی . یہ حالت تو ان فقہاء زمانہ کی ہے جو منصبوں
یعنے قضاءت عدالت کوتوالی اور مدرسی کی رغبت رکھتے ہیں
اب رہے ان میں جو امتیاز رکھنے والے ہیں خالص دینداری کے
ساتھ یعنی شیوخ وقت تو وہ اپنے گوشہ ہائے عافیت میں جمع
رہتے ہیں لوگوں کو کوری نظر سے عاجزی اور پارسائی کے انداز
میں دیکھتے ہیں اور اپنے ہونٹوں کو ذکر کیساتھ حرکت دیتے رہتے
ہیں تاکہ انکی طرف دیکھنے والا یہ جانے کہ وہ ذکر میں مشغول ہیں
اور اپنے کلام میں بات بات پر تعجب کرتے اور بات بات پر زور
دیتے ہیں نفس کی سرکشی اور خود پسندی کی صفت ان پر غالب
ہوجاتی ہے ان کے دل بھیڑیوں کے دل ہیں اللہ ان کی طرف نہیں
دیکھتا یہ حال علماء میں امتیاز رکھنے والوں کا ہے جو شیاطین کے
ہمنشین ہیں اللہ کو ان سے کوئی سروکار نہیں ظاہر نرم مزاجی سے
بکری کی پوستین پہنے ہوئے ہیں بظاہر برادر بباطن ستمگر ہیں جب
نکلیں گے امام مہدیؑ تو نہ ہوگا کوئی ان کا کھلا دشمن سوائے

انقطع وان لا یوجد بعد ائمتهم احد له درجة الاجتهاد واما من یدعی التعریف الالهی بالاحکام الشرعیه فهو عندهم مجنون فاسد الخیال لا یلتفتون الیه فانهٗ ان کان ذا مال او سلطان لانقاد الفقهاء فی الظاهر الیه رغبة فی ماله او خوفا من سلطانه. ودیگر احادیث وروایات درحق مهدیؑ ثابت شده است درکتبها بسیار است اما از جهت درازشدن کتابت مختصر کرده شد وچند کلمات درکتابت آورده شد از برائے تسلی خاطر کسانیکه مشرف بصحبت وے نشده اند وبیان وحجت قرآن زبان وے نشنیده اند که حق تعالیٰ درکلام خویش خبر داد

ثم ان علینا بیانهٗ ای بلسان المهدیؑ وازآیات دیگر هم حجت فرموده است کما قال سبحانهٗ وتعالی افمن کان علی بینة من ربه ویتلوه شاهد منه ومن قبله کتاب موسی اماما.

فقہاء کے خصوصاً کیونکہ نہ انکی ریاست باقی رہے گی اور نہ عوام میں ان لوگوں کی شہرت رہے گی بلکہ ان کا علم ہی باقی نہ رہے گا جس سے حکم کریں مگر بقدر قلیل اور اٹھ جائے گا عام سے اختلاف جو واقع ہوا ہے احکام میں اس امام کے وجود سے اور اگر تلوار اس کے ہاتھ میں نہ ہو تو فقہا اوس کے قتل کا فتویٰ دے دیں اور جب وہ حکم کرے ان کے مذہب کے خلاف تو ان کا یہ اعتقاد ہوگا کہ وہ گمراہی پر ہے اس حکم میں کیونکہ وہ معتقد اس بات کے ہوں گے کہ اجتہاد کا زمانہ ختم ہو چکا ہے اور یہ اونکا عقیدہ ہوگا کہ اون کے ائمہ کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں پایا جائے گا جو اجتہاد کا درجہ رکھتا ہو رہا وہ شخص جو اللہ کی طرف سے معرفت پانے کا دعویٰ کرے احکام شرعیہ کی موافقت کے ساتھ تو وہ اونکے نزدیک دیوانہ فاسد الخیال ہے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کریں گے ہاں اگر وہ صاحب دولت ہو یا صاحب سلطنت ہو تو ضرور فقہا اوس کے مطیع و منقاد ہوں گے بظاہر محض اوسکے مال کی رغبت میں یا اوسکی سلطنت کے خوف سے اور دوسری حدیثیں اور روایتیں جو حضرت مہدیؑ کے حق میں ثابت ہوئی ہیں کتب اسلاف میں بہت ہیں مگر تحریر کی درازی کے لحاظ سے اختصار سے کام لیا گیا اور چند کلمات کتابت میں لائے گئے ہیں اون اشخاص کی تسلی خاطر کے لئے جو حضرت مہدیؑ کی صحبت سے مشرف نہیں ہوئے اور بیان قرآن اور حجت مہدیت آنحضرتؑ کی زبان سے نہیں سنے ہیں کیونکہ حق تعالیٰ نے اپنے کلام میں یہ خبر دی ہے (ترجمہ آیت) پھر تحقیق ہمارے ذمہ ہے بیان اوس کا یعنی بیان قرآن کا زبان مہدیؑ سے اور دوسری آیتوں کو بھی آنحضرتؑ نے حجت میں پیش فرمایا چنانچہ فرمایا حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے (ترجمہ آیت) کیا پس وہ شخص جو ہو روشن دلیل پر اپنے پروردگار

ورحمة اولئك يؤمنون به ومن يكفر به
من الاحزاب فالنار موعده فلا تك
في مرية منه انه الحق من ربك ولكن اكثر
الناس لا يؤمنون مثل الفريقين كالا
عمى والاصم والبصير والسميع هل
يستويان مثلا افلا تذكرون . و دیگر آیت
قل هذه سبيلي ادعوا الى الله على بصيرة
انا ومن اتبعني وسبحان الله وما انا
من المشركين . و دیگر قل اي شيء اكبر
شهادة قل الله شهيد بيني وبينكم
واوحي الي هذا القرآن لانذركم به و
من بلغ و دیگر فان حاجوك فقل اسلمت
وجهي لله ومن اتبعن و دیگر وكذلك
اوحينا اليك روحا من امرنا ما كنت تدري
ما الكتاب ولا الايمان ولكن جعلناه نورا
نهدي به من نشاء من عبادنا وانك لتهدي
الى صراط مستقيم و دیگر ثم اورثنا الكتاب
الذين اصطفينا من عبادنا فمنهم ظالم
لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق
بالخيرات باذن الله ذلك هو الفضل
الكبير جنات عدن يدخلونها يحلون
فيها من اساور من ذهب ولؤلؤا و
لباسهم فيها حرير وقالوا الحمد لله
الذي اذهب عنا الحزن ان ربنا لغفور
شكور الذي احلنا دار المقامة
من فضله لا يمسنا فيها لغوب

کی طرف سے اور اس سے پہلے کتاب موسیٰ جو امام و رحمت ہے یہ سب
ایمان لاتے ہیں اوس پر اور جو کوئی انکار کریگا اوس کا فرقوں
میں سے تو دوزخ اس کا ٹھکانہ ہے پس مت ہو تو اے محمد
شک میں اس سے بیشک وہ حق ہے تیرے رب کی طرف سے
مگر بہت لوگ اوس پر ایمان نہیں لائیں گے یہ آیت اس آیت
تک ہے (ترجمہ آیت) مثال میں دونوں فریق اندھے اور بہرے
اور دیکھنے والے اور سننے والے کے مانند ہیں کیا دونو تمثیل
میں برابر ہوں گے پھر کیا تم نصیحت نہ پکڑو گے اور دوسری
آیت یہ ہے (ترجمہ آیت) کہہ دے اے محمد یہ میرا راستہ ہے
بلاتا ہوں اللہ کی طرف بینائی پر میں اور وہ بھی (بلائے گا) جو
میرا تابع ہوگا اور پاک ہے اللہ اور میں مشرکین سے نہیں ہوں
نیز یہ آیت (ترجمہ) کہہ دے کونسی چیز گواہی کے لحاظ سے بڑی
ہے کہہ کہ تمہارے اور میرے درمیان خدا گواہ ہے اور وحی کیا گیا
ہے میری طرف یہ قرآن تاکہ تم کو ڈراوں اس کے ذریعہ اور
وہ بھی ڈرائے گا جو (میرے مقام و مرتبہ کو) پہنچے . نیز یہ آیت
(ترجمہ) اے محمد اگر وہ تم سے حجت کریں تو کہدو کہ میں نے اللہ
کے آگے اپنا سر تسلیم خم کر دیا ہے اور وہ بھی جو میرا تابع ہے
اور ایک آیت یہ ہے (ترجمہ) اور اسی طرح بھیجا ہم نے تیری
طرف روح کو اپنے حکم سے اس سے پہلے تو جانتا نہ تھا ایمان کو
مگر ہم نے اس روح کو نور کیا کہ ہم دکھاتے ہیں راہ راست اوس
نور سے جس کو چاہیں اپنے بندوں میں سے اور بے شک تو سیدھی
راہ کی طرف رہبری کرتا ہے اور ایک آیت یہ ہے . (ترجمہ)
پھر وارث بنایا ہم نے اس کتاب کا اپنے بندوں میں سے
اون لوگوں کو جن کو ہم نے چن لیا پھر بعض تو ان میں سے اپنے نفس پر
ظلم کرنیوالے ہیں اور بعض میانہ رو ہیں . اور بعض نیکیوں میں سابق
ہیں حکم سے اللہ تعالیٰ کے اور وہی ہے جو بڑی بخشش اللہ کی ہے .

وديگر. ان في خلق السموات والارض
واختلاف الليل والنهار لايات لاولي
الالباب الذين يذكرون الله قياما
وقعودا وعلى جنوبهم ويتفكرون
في خلق السموات والارض ربنا ما خلقت
هذا باطلا سبحانك فقنا عذاب
النار. ربنا انك من تدخل النار
فقد اخزيته وما للظالمين من
انصار. ربنا اننا سمعنا مناديا ينادي
للايمان ان امنوا بربكم فامنا ربنا
فاغفر لنا ذنوبنا وكفر عنا سيئاتنا
وتوفنا مع الابرار. ربنا واتنا ما
وعدتنا على رسلك ولا تخزنا يوم
القيمة انك لا تخلف الميعاد ٥
فاستجاب لهم ربهم اني لا اضيع
عمل عامل منكم من ذكر او انثى
بعضكم من بعض فالذين هاجروا
واخرجوا من ديارهم واوذوا
في سبيلي وقاتلوا وقتلوا لاكفرن
عنهم سيئاتهم ولادخلنهم
جنت تجري من تحتها الانهر
ثوابا من عند الله والله عنده حسن
الثواب وديگر. هو الذي بعث في
الاميين رسولا منهم يتلوا
عليهم اياته ويزكيهم ويعلمهم
الكتاب والحكمة وان كانوا من.

بہشت کے باغ ہیں جن میں داخل ہوں گے اور سونے اور موتی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا لباس ان بہشتوں میں ریشمی ہوگا وہ کہیں گے سب تعریف اللہ کے لئے ہے کہ اوس نے ہم سے رنج دور کیا بے شک ہمارا پروردگار بڑا ہی بخشنے والا اور قدردان ہے جس نے اپنے فضل سے ہم کو ٹھیرنے کی ایسی جگہ دی جہاں کہ ہم کو کسی طرح کی تکلیف اور تکان نہیں اور ایک آیت یہ ہے (ترجمہ) بیشک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں اور دن رات کے ردوبدل میں سمجھنے کے لئے قدرت خدا کی بہتیری نشانیاں ہیں ان عقلمندوں کیلئے جو کھڑے بیٹھے اور لیٹے خدا کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی ساخت میں غور کرتے ہیں (اور بے اختیار بول اٹھتے ہیں کہ) اے پروردگار تو نے اس (کارخانۂ عالم) کو بیکار نہیں بنایا تیری ذات پاک ہے پس ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا لے پروردگار تو نے جسے آگ میں ڈالا پس تو نے اوسکو رسوا کیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ اے پروردگار ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا کہ وہ ایمان کی منادی کر رہا تھا کہ تم اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ۔ تو ہم ایمان لائے پس اے پروردگار ہمارے گناہوں کو معاف کر اور ہم سے ہماری برائیوں کو دور کر اور نیکوں کے ساتھ ہمارا خاتمہ کر۔ اے پروردگار ہم کو وہ نعمت عطا فرما جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے اپنے رسولوں کے ذریعہ اور قیامت کے دن ہم کو رسوا نہ کر بیشک تو وعدہ خلافی کرنے والا نہیں پس قبول فرمائی ان کی دعا ان کے رب نے کہ بے شک میں ضائع نہیں کرتا کسی عمل کرنے والے کے عمل کو مرد ہو یا عورت تم سب ایک دوسرے کی جنس ہو تو جن لوگوں نے

قبل لفی ضلال مبین ٥ وآخرین منھم
لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم
ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء
واللہ ذو الفضل العظیم ٥.

و آیات دیگر بسیار است کہ بر صدق وے دلالت می کنند و اقوال صحابہ رضوان اللہ علیھم نیز بے شمار است کہ بر صحبت و ثبوت آں گواہی می دہند چنانچہ قول امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ بریں معنی وارد شدہ است .

اپنے دیس چھوڑے اور نکالے گئے اپنے گھروں سے اور ستائے گئے میری راہ میں اور لڑے اور مارے گئے ضرور میں دور کر دوں گا ان سے ان کے گناہ اور ضرور ان کو داخل کروں گا ایسے باغوں میں کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں یہ بدلہ ہے اللہ کے ہاں سے اور اللہ ہی کے پاس اچھا بدلہ ہے . ایک اور آیت یہ ہے (ترجمہ) وہی ہے جس نے بھیجا اُمّیوں (ان پڑھ لوگوں) میں ایک پیغمبر ان ہی میں سے جو ان پر پڑھتا ہے اوس کی آیتیں اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو قرآن اور حکمت سکھاتا ہے اور اس سے پہلے تو یہ لوگ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے اور ان میں سے آخرینؔ (دوسروں) میں پیغمبر یعنی اپنا خلیفہ بھیجے گا) جو ابھی ان سے نہیں ملے اور وہی زبردست حکمت والا ہے یہ اللہ کا فضل ہے دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے اور دوسری بہت آیتیں ہیں جو حضرت مہدیؑ کے صدق پر دلالت کرتی ہیں اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے اقوال بھی بے شمار ہیں جو آنحضرت علیہ السلام کی مہدیت کے ثبوت میں اور اس کی صحت کے گواہ ہیں چنانچہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یہ منظوم کلام اہی

ے مولف رسالہ ہژدہ آیات حضرت میاں عبدالغفور سجاوندیؒ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے روی عن المھدی الموعودؑ انہ قال ان اللہ تعالیٰ امرلی ان المراء من قولہ تعالیٰ وآخرین منھم قوملـ فقط ومن الرسول منھم ذاتک الخ (ترجمہ) حضرت امام مہدی موعودؑ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم فرمایا ہے کہ آخرین منھم (ان میں کے رسول) سے مراد تیری ذات ہے (رسالہ ہژدہ آیات مطبوعہ صد ۴۶) اس آیت شریفہ میں رسول مقدر فی الاخرین سے مراد ذات مہدیؑ ہونا مضمون آیت اور بیان حضرت مہدیؑ دونوں سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے باوجود اس کے حضرت مہدیؑ موعود خلیفۃ اللہ خاتم ولایت

اشعار.

نبیؐ اذا ماجاشت الترك فانتظر
ولاية مهدی يقوم فيعدل
وذل ملوك الظلم من ال هاشم
وبويع منهم من يلذ ويهزل
صبی من الصبيان لارای عنده
ولا عنده جد ولا هو يعقل
فثم يقوم قائم الحق منكم
وبالحق ياتيكم وبالحق يعمل
سمی رسول الله نفسی فداؤه
فلا تخذلوه يا بنی وعجلوا
حسبنا الله ونعم الوكيل ونعم
المولٰی ونعم النصير.

معنی میں آیا ہے

(مفہوم اشعار)

عزیزو! ترک جب چھا جائیں بڑھ کر
تو قائم ہوگا مہدی عدل پرور
سلاطین ہاشمی ظالم جو ہوں گے
مٹیں گے ظلم سے با حال ابتر
چھچھورا عقل کا معزور لڑکا
کیا جائے گا بیعت ان میں آخر
وہیں اک قایم حق تم سے ہوگا
عمل حق پہ کرے گا حق کو لاکر
فدا ہوں اس پہ ہمنام نبیؐ ہے
مرے لڑکو نہ چھوڑو اوسکو پاکر۔

کافی ہے ہمارے لئے اللہ اور وہ بہتر کارساز و بہتر مددگار ہے۔

تکملہ حاشیہ: محمدی مراد اللہ کو رسول یا پیغمبر کہنا جائز نہیں ہے کیونکہ رسول یا پیغمبر وہی خلیفۃ اللہ کہلاتا ہے جو جدید کتاب یا جدید شریعت لائے خاتم انبیاء محمد مصطفےٰ رسول اللہ کی شریعت آخری شریعت اور ان کی کتاب آخری کتاب ہے اس واسطے اللہ کے آخری خلیفہ مہدی موعود جو منصب ختم ولایت محمدی پر مامور ہوئے اور مظہر خاص ولایت محمدی ہوئے آپ کا لقب مراد اللہ ہوا ہے یعنی کائنات کی تخلیق سے مراد الٰہی جو ولایت محمدی کا ظہور تھا اس کی تکمیل آنحضرتؑ کی ذات سے ہوگئی ہے اسی وجہ سے محققین نے آنحضرتؑ کو مراد اللہ کہا ہے اور اس باب میں کہ خاتم الانبیاء اور خاتم الاولیاء علیہما الصلوٰۃ والسلام کے بعد کسی کو رسول، پیغمبر یا نبی و ولی کہنا جائز نہیں ہے حضرت مہدیؑ کا صاف و صریح فرمان منقول ہے نقلست حضرت میراں فرمودند بعد دعوت خاتمین اسم انبیاء اولیا ختم شد کہ را انبیاء و اولیاء گفتہ نشود لیکن مقامات و درجہ انبیاء و اولیاء در گروہ بندہ تا قیامت قایم وجاریست (از بیاض حضرت میاں سید اسحٰقؒ بن حضرت میاں سید یعقوب توکلیؒ) ترجمہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خاتمین (محمدؐ و مہدیؑ) کی دعوت کے بعد انبیاء اور اولیاء کا نام ختم ہوچکا اور کسی کو انبیاء اور اولیاء نہیں کہا جائے گا لیکن انبیاء اور اولیاء کے مقامات اور درجات اس بندہ کے گروہ میں قیامت قائم ہونے تک جاری ہیں (مترجم) —

ے اس زبردست پیش گوئی سے ہمارے مہدی علیہ السلام کے دعوے کی صحت و ثبوت اظہر من الشمس ہے اس لئے کہ تاریخ کے ملاحظہ سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ترکوں کی جنبش کشتی کا زور آٹھ سو ہجری سے شروع ہوا ۸۵۷ھ میں قسطنطنیہ فتح ہو گیا اور اسی زمانہ میں خلفائے بنی عباس کے بادشاہان جو آل ہاشم سے تھے ذلیل و خوار ہوئے چنانچہ علامہ سیوطی نے ان کے آخری خلیفہ کا ذکر جو کیا ہے ۹۰۳ھ میں وفات پایا ہے اس کے بعد ان کی خلافت کا بھی خاتمہ ہو گیا پس ۹۰۵ھ میں ہمارے مہدی علیہ السلام کی دعوت ہے جو آل رسولؐ اور اولاد علیؓ سے ہیں اور رسول اللہؐ کے ہمنام ہیں چنانچہ منکم و سمّی کے لفظ سے واضح ہے پس یہ اشعار ہمارے مہدیؑ کی صدقیت کی بڑی دلیل ہیں

فقط محمود

(ماخوذ از مکتوب ملتانی مطبوعہ ص۱۶۷ مترجم)

المرقوم ۹ رجب المرجب ۱۳۸۳ھ
روز سہ شنبہ

راقم:

(فقیر حقیر سید خدا بخش رشدی مہدوی)

ابن

حضرت مولانا میاں سید دلاور عرف گورے میاں صاحبؒ

مکان نمبر ۴۰-۶-۱۵ پٹھان واڑی بیگم بازار۔

دار الاشاعت ھذا کے معاونین کو بلا ھدیہ (مفت)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دار الاشاعت کتب سلف صالحین جمعیت مہدویہ

ڈیرہ زمستان پور مشیرآباد حیدرآباد اے پی پن کوڈ ۵۰۰۰۴۸

میں

حسب ذیل سابقہ کتب مطبوعہ موجود ہیں.

- عقیدہ شریفہ
- المعیار
- بعض الآیات
- مکتوب ملتانی

(مولفہ حضرت بندگی میاں سید خوندمیر رض — ایک ہی جلد میں)

- عقیدہ شریفہ (ہندی زبان میں)
- انصاف نامہ اصل معہ ترجمہ (بار دوم)
- رسالہ ہژدہ آیات اصل معہ ترجمہ
- خلاصة الکلام
- مجالس خمسہ
- پنج فضائل.
- تفسیر رشدی ۳-۴-۵-۶-۷
- اردو چراغ دین مہدی ؑ.
- حجت المتین
- معارج الولایت حصہ اول
- مکتوب ہدایت الاسلوب مولفہ حضرت بندگی میاں شاہ نعمت رض
- مکتوب حضرت بندگی میاں امین محمد رض
- مکتوب حضرت بندگی میاں شاہ عبدالرحمن رض
- مجلس علامہ میاں عبدالغفور سجاوندی رح
- مولود شریف (ہندی) سوانح مہدی موعود ؑ
- المغرب تسبیح و حدیث شریف.

انشاء اللہ تعالیٰ آیندہ چھپنے والے کتابوں کی فہرست ذیل میں درج ہے

- معارج الولایت حصہ دوم
- حاشیہ انصاف نامہ اصل معہ ترجمہ (بار دوم)
- رونق شقین مولفہ حضرت بندگی میاں عبدالرشید سجاوندی رح
- لطمة المصدقین: مولفہ حضرت بندگی میاں شاہ قاسم رح
- تسویت الختمین (حضرات رسول و مہدی ؑ)
- مطلع الولایت: مولفہ حضرت بندگی میاں سید یوسف رح
- سراج الابصار اصل معہ ترجمہ مولفہ حضرت بندگی میاں عبدالملک سجاوندی رح
- مخزن الدلائل
- شواہد الولایت
- نقلیات حضرت بندگی میاں عبدالرشید رح
- نقلیات حضرت بندگی میاں سید عالم رح.